(S_2002_4_366_369)

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

کنہیالال اور دیگران

بنام

انوپ کمار اور دیگران

27 نومبر، 2002

[شیوراج وی۔ پاٹل اور اریجیت پسیات، جسٹسز]

ضابطہ دیوانی کی کاروائی ، 1908:

دفعہ 100 - دوسری اپیل - قانون کے ٹھوس سوال کی تشکیل کا تقاضہ - عدالت عالیہ کا فیصلہ جس میں قانون کے کسی ٹھوس سوال کی نشاندہی نہیں کی گئی ہو جسے عدالت عالیہ نے وضع کیا ہو یا یہ کہ قانون کے کسی ٹھوس سوال پر اپیلوں کی سماعت کی گئی ہو - عدالت عالیہ دوسری اپیل کی منظوری دیتی ہے اور نیچے دی گئی دونوں عدالتوں کے ذریعے درج کردہ حقائق کے بیک وقت نتائج کو پلٹ دیتی ہے - منعقد کی گئی، دفعہ 100 کے تحت دائر کی گئی دوسری اپیل کی یادداشت میں اس معاملے میں شامل قانون کے ٹھوس سوال کو قطعی طور پر بیان کیا جائے گا جیسا کہ ذیلی دفعہ (3) کے تحت ضروری ہے - جہاں عدالت عالیہ مطمئن ہو کہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال شامل ہے، وہ اس سوال کو ذیلی عدالت کے تحت وضع کرے گی۔ دفعہ (4) - دوسری اپیل کی سماعت اس طرح سے وضع کردہ سوال پر کی جائے گی جیسا کہ ذیلی دفعہ (5) میں فراہم کیا گیا ہے - عدالت عالیہ کے فیصلوں کو الگ کر دیا گیا ہے - قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے اور یہاں کیے گئے مشاہدات کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت عالیہ کو بھیجے گئے معاملات۔

ایشورداس جین بنام سوہن لال، [2000] 1 ایس سی سی 434 اور روپ سنگھ بنام رام سنگھ، [2000] 3 ایس سی سی 708، پر انحصار کیا۔

فیصلہ-اعلان میں تاخیر-نومبر 1990 میں عدالت عالیہ کی طرف سے سنی گئی دوسری اپیل کے دلائل میں- 7.5.1993 پر سنائے گئے فیصلے-اس کے علاوہ، عدالت عالیہ کی طرف سے وضع کردہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال نہیں-دوسری اپیلوں کی منظوری دی گئی، اور دونوں عدالتوں کے ذریعے درج کردہ حقائق کے بیک وقت نتائج کو پلٹ دیا گیا-منعقد کیا گیا، عدالت عالیہ کے فیصلوں کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور اس لیے، الگ کر دیا گیا-معاملات کو تیزی سے فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا-ضابطہ دیوانی کی کاروائی، 1908-دفعہ 100-عدالتی نظام کی کاروائی۔

بھگوان داس فتح چند داسوانی اور دیگران بنام ایچ پی اے انٹرنیشنل اور دیگران، [2000] 2 ایس سی سی 13، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 1622-1623۔

1974 کی دوسری اپیل نمبر 709 اور 710 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 7.5.1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے پی دھمیجا، محترمہ انجلی دوشی، محترمہ دلچسپی کوہلی اور سشیل کمار جین۔

جواب دہندگان کے لیے ایس کے گمبھیر، آر آر سنگھ، انیل کے شرما، اونیش سنہا، ٹی این سنگھ، ڈبلیو اے نومانی اور ایس کے اگنیہوتری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا :

فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنیں۔

متنازعہ فیصلے جبل پور میں مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ نے دوسری اپیلوں میں ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے درج کردہ حقائق کے بیک وقت نتائج کو الٹتے ہوئے منظور کیے تھے۔ اگرچہ عدالت عالیہ نے تنازعات اور ریکارڈ پر رکھے گئے شواہد پر تفصیل سے غور کیا، لیکن متنازعہ فیصلے اس بات کی عکاسی یا نشاندہی نہیں کرتے ہیں کہ قانون کا کون سا ٹھوس سوال تھا جو فریقین کے درمیان غور کے لیے پیدا ہوا تھا، جیسا کہ ضابطہ دیوانی کی کاروائی کے دفعہ 100 کے تحت ضروری ہے۔

مدعاعلیہان کے لیے فاضل سینئر وکیل نے متنازعہ فیصلے کی حمایت میں دلیل دی کہ اگرچہ متنازعہ فیصلے میں قانون کے ٹھوس سوال کو خاص طور پر بیان نہیں کیا گیا تھا، لیکن اسی فیصلے سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ٹرائل کورٹ اور پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے درج کیے گئے نتائج متضاد تھے اور خود بدنیتی نیچے دی گئی عدالتوں کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج کو پریشان کرنے کے لیے قانون کا ایک ٹھوس سوال تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ میں ایک رواج ہے کہ آرڈر شیٹ میں داخلے کے وقت قانون کا کافی سوال الگ سے تیار کیا جاتا ہے۔ ہمیں ایک زائد حقیقت نظر آسکتی ہے کہ عدالت عالیہ نے دلائل سنے زائد اپیلیں 21 نومبر 1990 کو فیصلے کے لیے محفوظ کر لی گئیں۔ عدالت عالیہ نے درج ذیل عدالتوں کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج میں مداخلت کرتے ہوئے اپیلوں کی منظوری دیتے ہوئے 7 مئی 1993 کو دیر سے متنازعہ فیصلے سنائے۔

ضابطہ دیوانی کی کاروائی کے دفعہ 100 کے تحت دائر کی گئی دوسری اپیل میں، یادداشت کی اپیل میں شامل قانون کے ٹھوس سوال کو قطعی طور پر بیان کیا جائے گا جیسا کہ ذیلی دفعہ (3) کے تحت ضروری ہے۔ جہاں عدالت عالیہ اس بات سے مطمئن ہو کہ کسی بھی صورت میں قانون کا کوئی اہم سوال شامل ہے، وہ اس سوال کو ذیلی دفعہ (4) کے تحت وضع کرے گی۔ دوسری اپیل کی سماعت اس سوال پر کی جائے گی جو ذیلی دفعہ (5) میں بیان کیا گیا ہے۔

متنازعہ فیصلے قانون کے وضع کردہ کسی ٹھوس سوال کی نشاندہی نہیں کرتے ہیں اور یہ کہ دوسری اپیلوں کی سماعت قانون کے کسی بھی ٹھوس سوال پر کی گئی تھی۔

اس عدالت نے ایک سے زائد مقدمات میں یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ دوسری اپیلوں میں، غور کے لیے خاطر خواہ سوال یا قانون کے سوالات پیدا ہونے چاہئیں اور اپیلوں کی سماعت اس طرح بنائے گئے قانون کے خاطر خواہ سوالات پر کی جانی چاہیے۔

ایشورداس جین بنام سوہن لال، [2000] 1 ایس سی سی 434 میں، اس عدالت نے پیراگراف 10 میں اس طرح کہا ہے :

"10۔ اب دفعہ 100 سی پی سی کے تحت، 1976 کی ترمیم کے بعد، عدالت عالیہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ قانون کا ایک ٹھوس سوال وضع کرے اور ایسا کیے بغیر پہلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے کو پلٹنا جائز نہیں ہے۔"

پھر بھی، روپ سنگھ بنام رام سنگھ، [2000] 3 ایس سی سی 708 میں، اس عدالت نے اظہار کیا ہے کہ عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار قانون کے ٹھوس سوال سے متعلق اپیلوں تک محدود ہے۔ مذکورہ فیصلے کا پیرا 7 پڑھتا ہے :

"7۔ اس بات کا اعادہ کیا جانا چاہیے کہ عدالت عالیہ کے دفعہ 100 سی پی سی کے دائرہ اختیار کے تحت دوسری اپیل پر غور کرنا صرف ایسی اپیلوں تک محدود ہے جس میں قانون کا کافی سوال شامل ہوتا ہے اور یہ عدالت عالیہ کو کوئی دائرہ اختیار نہیں دیتا ہے کہ وہ دفعہ 100 سی پی سی کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے حقائق کے خالص سوالات میں مداخلت کرے۔ اس کے علاوہ، معاملے کو نمٹانے کے وقت عدالت عالیہ نے دوسری اپیل کے اندراج کے وقت اس کی طرف سے وضع کردہ قانون کے سوال پر بھی توجہ نہیں دی کیونکہ متنازعہ فیصلے میں اس کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ مزید برآں، حقائق تلاش کرنے والی عدالتوں نے شواہد کو سراہتے ہوئے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ ایک بٹائی کے طور پر احاطے کے قبضے میں داخل ہوا، یعنی کرایہ دار کے طور پر اور اس کا قبضہ جائز تھا اور اس کے بارے میں کوئی استدعا یا ثبوت نہیں

تھا کہ یہ کب منفی اور معاندانہ ہوگیا۔ ذیل کی دو عدالتوں کے ذریعے درج کیے گئے یہ نتائج شواہد اور ریکارڈ پر موجود مواد کی مناسب تعریف پر مبنی تھے اور ان نتائج میں کوئی بدنیتی، غیر قانونی یا بے ضابطگی نہیں تھی۔ اگر مدعا علیہ نے پٹہ دار کے طور پر یا بٹائی معاہدے کے تحت متدعویہ اراضی کا قبضہ حاصل کیا تو منظوری نامہ قبضے سے یہ اس کے لیے ہے کہ وہ حقیقی مالک کے علم کے خلاف دشمنانہ دشمنی اور قبضہ ظاہر کرنے کے لیے ٹھوس اور قابل اعتماد ثبوت کے ذریعے قائم کرے۔ طویل عرصے تک محض قبضے کے نتیجے میں منظوری نامہ قبضے کو قبضہ مخالفانہ میں تبدیل نہیں کیا جاتا ہے (ٹھاکر کشن سنگھ بنام اروند کمار، [1994] 6 ایس سی سی 591۔ لہٰذا، عدالت عالیہ کو درج ذیل دونوں عدالتوں کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

(زور دیا گیا)

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کی روشنی میں، ہمارے خیال میں، متنازعہ فیصلوں کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ مزید برآں، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، دلائل نومبر 1990 میں سنے گئے اور عدالت عالیہ نے 7 مئی 1993 کو فیصلے سنائے۔ بھگوان داس فتح چند داسوانی اور دیگران بنام ایچ پی اے انٹرنیشنل اور دیگران، [2000] 2 ایس سی سی 13 میں اس عدالت نے اس دلیل سے نمٹتے ہوئے کہ فیصلے کی فراہمی میں طویل تاخیر اس وسیع سوال میں جانے کے بغیر اپیل کے تحت فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی ہے، مقدمے کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر فیصلے کی فراہمی میں تاخیر کی بنیاد پر اپیل کے تحت فیصلے کو کالعدم قرار دیا اور میرٹ پر اپیل کا نئے سرے سے فیصلہ کرنے کے لیے کیس کو عدالت عالیہ میں بھیج دیا۔ ایسا کرتے ہوئے اس عدالت نے مشاہدہ کیا" تاہم، یہ اس حد تک درست ہے کہ فیصلے کی فراہمی میں طویل تاخیر کسی مقدمے کے فریقین کے ذہنوں میں غیر ضروری قیاس آرائیوں کو جنم دیتی ہے۔ مزید برآں، اپیل کنندگان جن کی اپیلوں کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا ہے، انہیں یہ خدشہ ہوسکتا ہے کہ بار میں اٹھائے گئے دلائل فیصلے سناتے وقت ظاہر یا سراہا نہیں گیا ہے-تقریباً پانچ سال بعد۔ اس لیے ہم، اس مختصر سوال پر، اپیل کے تحت فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اس نظریے میں بھی چیلنج کے تحت عدالت عالیہ کے فیصلوں کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

حالات میں، متنازعہ فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ ہم مذکورہ بالا مشاہدات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان معاملات کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجتے ہیں۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ مقدمے سال 1972 کے ہیں، ہم عدالت عالیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کی نقل موصول ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر دوسری اپیلوں کو نمٹائے۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this document